غیر مقلدین کے رد میں ایک اہم اور نایاب فتویٰ

پاکستان میں پہلی بار شائع ہوا ہے

انتظام المساجد

باخراج

اہل الفتن والمفاسد

تالیف

حضرت مولانا محمدؒ ولد مولانا عبد القادر لدھیانویؒ

شائع کردہ

انجمن خدّام امام ابو حنیفہؒ پاکستان

نام کتاب ———— انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد

تالیف ———— مولانا محمدؒ صاحب لدھیانوی

قیمت ———— دو روپے (-/۲)

ناشر ———— انجمن خدّام امام ابوحنیفہؒ پاکستان

مطبع ————

انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جو شخص کسی مذہب کا مذاہب اربعہ سے مقلد ہو کر تقلید کو شرک و حرام جان کر ترک کرے اور ائمہ دین خصوصًا امام اعظم رح کو مورد اُن آیات کا قرار دے جو کفار کے حق میں وارد ہیں جیسا کہ نظام الملت میں غیر مقلد جالیسری نے لکھا ہے اور سیدنا امیر المومنین عمر بن الخطاب رض کو بسبب بیس تراویح کے بدعتی کہے اور استقرار خدا جلالہ کا عرش پر ثابت کرے جیسا کہ مولوی صدیق حسن بھوپالی نے رسالہ احتوا علی العرش میں لکھا ہے اور مطلقۂ ثلثہ کو بدون حلالہ کرنے کے واسطے شوہر اوّل کے جواز نکاح کا فتوےٰ دے جیسا کہ مولوی محمد حسین لاہوری نے رواج دیا ہے اور ساس سے نکاح درست کہے اور شرائط جمعہ کو معتزلوں شیطانوں کی قرار دے جیسا محمود شاہ نے بعرۃ الجمو میں لکھا ہے اور نظام الملت مذکور میں لکھا ہے کہ جو احادیث اور آثار صحیحین اور موطا امام مالک میں موجود ہے اُن پر بلا تحقیق عمل کرنا درست ہے، حالانکہ کتب مذکورہ میں احادیث منسوخہ اور ماؤلہ بھی موجود ہیں جیسا کہ حدیث متعہ اور اثر عبداللہ بن عمر رض کی جس سے جائز ہونا وطی فی الدبر کا ظاہر معلوم ہوتا ہے۔ صحیح بخاری میں ہے، اور واسطے جواز مواکلت و مشاربت اہل کتاب کے یہ سند افترائی گردانے کہ جو قروط آہنی و چرمی خنزیر تیار کیے ہوئے اہل کتاب کے ہیں سے

آیا کرتے تھے۔ معاذ اللہ آنحضرتؐ اُن کو کھایا کرتے تھے جیسا کہ مولوی عطا محمد ہوشیار پوری نے رسالہ اظہار الحق میں لکھا ہے اور اُس رسالہ پر مواہیر مولوی نذیر حسین اور مولوی محمد حسین لاہوری وغیرہ کی ثبت ہو کر لاہور میں چھپ کر پادریون لدھیانہ کے پاس آیا اور اخبار نور افشاں میں دیر تک چھپتا رہا۔ آیا ایسا شخص زمرۂ اہلِ حق سے خارج ہے یا نہیں اور ایسے شخص کو باین نیت کہ اُس کے آنے سے عوام اہل اسلام کے عقائد بگڑ جاتے ہیں مساجد سے اخراج کرنے والا وعید آیت ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ وسعیٰ فی خرابہا میں داخل ہے یا نہیں — بیّنوا توجروا۔

الجواب

اللّٰھم ارنا الحق حقًا والباطل باطلًا ایسا شخص زمرۂ اہل حق سے خارج ہے کیونکہ تقلید ائمہ دین کی جمیع ممالک اہل اسلام خصوصًا حرمین شریفین و اولیاء کرام و سلاطین عظام میں قدیم الزمان سے جاری ہے اور منکرین پر تعزیر لگائی جاتی ہے اور اُن لوگوں کے حق ہونے پر آیات اور احادیث ناطق ہیں۔ یعنی وراثت زمین بطور غلبہ اور امن اور اقامت جہاد وغیرہ جو اُمت محمدیہؐ کے حق میں شارع سے منصوص ہیں سب اُن میں موجود ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ۔ (ترجمہ) فرمایا اللہ جل شانہٗ نے البتہ تحقیق لکھا ہے ہم نے بیچ زبور کے پیچھے ذکر کے کہ تحقیق مالک ہوں گے زمین کے بندے میرے نیک۔

قال اللہ تعالیٰ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ہ (فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے وعدہ کیا اللہ نے اُن لوگوں سے کہ ایمان لائے تم میں سے اور کام کیے اچھے البتہ خلیفہ کرے گا اُن کو بیچ زمین کے جیسا خلیفہ کیا تھا اُن لوگوں کو کہ پہلے اُن سے تھے اور البتہ ثابت کرے گا واسطے اُن کے دین اُن کا جو پسند ہے واسطے اُن کے اور البتہ بدل دے گا اُن کو پیچھے ڈر اُن کے امن کو)

شاہ عبدالعزیز صاحب نے واسطے حقیقت سنت جماعت و ابطال مذہب رفض انہیں آیات کو تحفہ اثنا عشریہ میں دلیل پکڑا ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجہاد ماضٍ منذ بعثنی اللہ الی ان یقاتل آخر ھٰذہ الامۃ الدجال (یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جہاد ہمیشہ قائم رہے گا جب سے پیغمبری عطا ہوئی ہے مجھ کو یہاں تک کہ مار ڈالے گا آخر اس اُمت کا دجال کو)

فائدہ: پس اگر تقلید امامان دین کی مرضیات حق سے نہ ہوتی تو ہرگز ممالک اہل اسلام میں بموجب قولہٗ تعالیٰ ولیمکنن لھم دینھم جو دوسری آیت مذکورہ بالا میں مرقوم ہے خدا جل شانہٗ، بطور دین جاری نہ ہونے دیتا اسی طرح مردود ہے۔ امامان دین خصوصًا حضرت عمرؓ کو بدعتی کہنے والا جن کی شان میں آیات و احادیث وارد ہیں بلکہ چودہ آیات حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق نازل ہوئیں اور حضرت نے اُن کے حق میں فرمایا وعن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعل الحق علی لسان

عمر و قلبہ ۔ یعنی مقرر اللہ نے پیدا کیا حق بات کو عمرؓ کی زبان اور دل پر ۔ اور غنیۃ الطالبین کے صفحہ ۱۲۴ میں غوث الثقلین نے یہ حدیث نقل کی ہے:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اختار لی اصحابی فجعلھم انصاری وجعلھم اصھاری وانہ سیجئی فی آخر الزمان قوم ینقصونھم الا فلا تنا اُکلوھم الا فلا تشاربوھم الا فلا تناکحوھم الا فلا تصلوا معھم الا فلا تصلوا علیھم حلت اللعنۃ۔

حاصل ترجمہ کا یہ ہے کہ (فرمایا رسولِ خدا نے کہ اللہ تعالیٰ نے سب خلائق سے مجھ کو منتخب کیا اور منتخب کیے واسطے میرے یار میرے اور کیا اُن کو مددگار میرے اور کیا اُن کو سسرال میرے (یعنی ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ) اخیر زمانہ میں بعض لوگ نسبت نقصان کے کرنے کے کرنے کے طرف اُن کی آگاہ ہو کہ معاملہ کھانے اور پینے اور رشتہ داری کا نہ رکھنا ساتھ اُن کے اور اُن کے ساتھ مل کر نماز ادا کرنے سے بھی پرہیز کرنا اور نہ پڑھنا جنازہ اُن کا اور وہ لوگ مورد لعنت ہیں) اور مولانا شاہ عبد العزیزؒ صاحب نے وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ (الاٰیۃ) کی تفسیر میں لکھا ہے کہ استناد اور پیر و مرشد پر طعن کرنا سخت ترین ایذا السانی سے ہے۔ اور صاحب اشباہ نے لکھا ہے کہ زبان سے ایذا دینے والے کو مسجد سے نکالنا چاہیے حیث قال وکذا کل موذٍ فی المسجد ولو بلسانہ یمنع من المسجد انتہیٰ۔ اور وہ شخص مردود ہے جو خدا تعالیٰ کو عرش پر مستقر قرار دے۔ جیسا کہ امام رازی فرماتے ہیں۔ ان القول بانہ تعالیٰ مستقر علی العرش او جالس علیہ مردود لوجوہ عقلیۃ ونقلیۃ انتہیٰ۔ اور تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے کہ آیات متشابہ پر عمل کرنے والے کو ظاہر معانی آیات کے

لے کر لوگوں کو بہکاتے ہیں ۔ حیث قال تحت هذه الآیة فاما الذین فی قلوبهم زیغ ای عدول عن الحق کالمبتدعة فیبتغون لظاهر ابتغاء الفتنة طلب ان یفتنوا الناس عن دینهم بالتشکیک انتهیٰ ملخصًا ۔ اور شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے عقد الجید میں لکھا ہے کہ مطلقۂ ثلثہ کو بدون حلالہ کے درست کہنے والے عالم کو رُوسیاہ کر کے نکال دینا لازم ہے ۔ وهذه عبارته فقیه یفتی مذهب سعید ویزوج الاوّل یسود وجهه ویبعد انتهیٰ ملخصًا ۔ ابن ہمامؒ نے لکھا ہے کہ ایسے عالم کو شرعًا کافر قرار دینا بعید نہیں ۔ حیث قال لا یحل لمسلم ان ینقله لکونه مخالفًا للکتاب والسنة والاجماع والامر فیه من ضروریات الدین لا یبعد اکفار مخالفه انتهیٰ ملخصًا ۔ اور ساس سے نکاح کرنا ہرگز دُرست نہیں ۔ قال اللہ تعالیٰ وَاُمَّهَاتُ نِسَآئِکُمْ ۔ یعنی حرام ہیں تمہارے پر ساسیں تمہاری تفسیر کبیر میں یہ حدیث نقل کی ہے اذا نکح الرجل المراة فلا یحل له ان یتزوج امها دخلت بها او لم یدخل ۔ یعنی جب نکاح کرے کوئی شخص کسی عورت سے اُس پر ساس اُس کی حرام ہے اگرچہ اُس عورت سے دخول نہ کیا ہو اور جو شرائط جمعہ اور ظہر اور احتیاط کو افعالِ شیطانی قرار دے مثل محمود شاہ کی وہ سخت بے دین ہے ، کیونکہ کتب احادیث اور فقہ میں یہ شرائط موجود ہیں گویا اُس نے ائمہ دین کو معاذ اللہ شیطان قرار دیا باوجود اس غلو کے جو لوگ اُس کو حنفی گمان کرتے ہیں وہ کاٹھ کے اُلّو ہیں اگر کوئی اُن کو ماں بیٹے کی گالی دے اُس کے تو یہ جانی دشمن فورًا بن جاویں اور جو ہمارے اماموں کو تبصرۃ المجو میں شیطان لکھ رہا ہے اُس پر ذرا بھی خیال نہیں ۔ اور اسی طرح احادیث منسوخہ اور

بادلہ پر بلا تاویل عمل کرنے والے کا مردود ہونا ظاہر ہے چونکہ تقلید شخصی کے وجوب اور عدم وجوب میں اگرچہ بعض متقدمین کو کلام ہے لیکن مستحسن ہونے اُس کے میں کسی اہل حق کو کلام نہیں۔ کیف وقد قال اللہ تعالیٰ واتبع سبیل من اناب الیّ ولاشک ان الائمۃ الاربعۃ من المنیبین الی اللہ۔ پس تقلید کو حرام اور مقلدین کو شرک کہنے والا شرعاً کافر بلکہ مرتد ہوا۔ لان تحریم ما احل اللہ واکفار المسلم کفر والکفر بعد الاسلام ارتداد ولذا قال فی التفسیر النیشاپوری اجمع العلماء لو ان مسلما ذبح ذبیحۃ وقصد بذبحہا التقرب الی غیر اللہ صار مرتدا۔ اور افتراء مندرجہ استفتاء درباب اکل قروط مذکورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کفر صریح اور ارتداد قبیح ہے — وذکر صاحب تحفۃ الاخلاء فی عصمۃ الانبیاء بما حاصلہ ان کل من قال قولا یدل علی اہانۃ نبیؑ من الانبیاء مثل ان یُنسب الیہ اتیان کبیرۃ سواء کان قاصد السب اولم یقصد لکن صدر عنہ ابالجہالۃ او اثر غم اوقلۃ مراقبۃ وقلۃ مبالاۃ فی بیانہ وتہور فی کلامہ فہو ساب لہ وحکم القتل بالکتاب والاجماع قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا فکل من اذی النبی فہو لعون وقال اللہ تعالیٰ ملعونین اینما ثُقِفُوْا اخذوا وقتلوا تقتیلا فعلم ان الملعون واجب القتل عن علی ابن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من سب نبیا فاقتلوہ ومن سب اصحابی فاضربوہ ولہذا اجمع العلماء من المفسرین والمحدثین وائمۃ الفتویٰ من المجتہدین من لدن

الصحابة رضى الله عنهم اجمعين الى يومنا على ما ذكرنا ولا يقبل
عذره بالجهل اذ لا يعذر احد فى الكفر بالجهالة لان معرفة ذات
الله وصفاته وما يتعلق بانبيائه فرض عين مجملا فى مقام الاجمال
ومفصلاً فى مقام التفصيل ولهذا افتى فقهاء الاندلس تقبل ابن
حاتم بما شهد عليه من استخفافه بحق نبى صلى الله عليه وسلم
وتسميته اياه اثناء مناظرة باليتيم وزعم ان زهده صلى الله
عليه وسلم لم يكن قصداً ولو قدر على الطيبات اكلها وهذا
جهل من ذالك الملعون بما جاء انه عليه السلام خير من
ان يكون نبيا ملكا وبين ان يكون نبيا عبداً فاختار الفقر وقال
اجوع يوماً فاصبر واشبع يوماً فاشكر فالملعون المذكور
اراد الطعن فى زهده والقدح فى فقره مع انه محل فخره تواضعا
لربه وانكسارا فى امره فان كان القائل ممن تصدى لان يوخذ
منه العلم او الروايه او يجزم بحكمه لكونه اسيرا او قاضيا او يجزم
شهادته لعدالته او يفتى فى الحقوق يجب على سامع قوله الافشاء
والاشاعة بما سمع منه والتنفير للناس عنه ويجب الشهادة
عليه بما قاله ليجتنب على من بلغه ذالك الذى صدر عنه من
ائمة المسلمين انكاره وبيان كفره وفساد قوله صيانة للانبياء
عن الطعن والنقص لا يجوز التهاون عنها فى حق مومن
الا اذا قام بهذا من علا به الحق وافصلت به الحكومة وظهر
به الصدق سقط عن الباقين لكن مع ذلك يستحب لهم الدعوى
والشهادة للتقوية والتشهير للقضية والمبالغة فى الاجتناب

والاحتراز وقد صرح علماؤنا الحنفیۃ بتکفیر من اعتقد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب لان الانبیاء علیہم السلام لا یعلمون الغیب لان الانبیاء علیہم السلام لا یعلمون الغیب فمن اعتقد خلافہ فقد افتری علیہم وحکم الافتریٰ قد مر من القتل والمشہور من مذہب مالک واصحابہ واقوال السلف وجمہور العلماء قتل الساب والمفتری حد الاکفران ظہر التوبۃ سنہ قال محمد بن سحنون اجمع علماء الاعصاء انہ کافر من شک فی کفرہ فقد کفر ولحق بہ واذا سمعت ہذا فلا اظنک شاکا فی ان اخراجہم من المساجد من الواجبات المہتمۃ للعامۃ لا سیما للعلماء والمشتہرین بالفتویٰ ۔

خلاصہ اس کلام کا یہ ہے کہ آنحضرت پر افترا کرنے والا مرتد ہے اور حکام اہل اسلام کو لازم ہے کہ اس کو قتل کریں اور عذر داری اس کی بہ ایں وجہ کہ مجھ کو اس کا علم نہیں تھا شرعاً قابل پذیرائی نہیں بلکہ بعد توبہ کے بھی اس کو مارنا لازم ہے یعنی اگرچہ توبہ کرنے سے مسلمان ہو جاتا ہے لیکن ایسے شخص کے واسطے شرعاً یہی سزا ہے کہ اُس کو حکام اہل اسلام قتل کر ڈالیں یعنی جیسے حد زنا توبہ کرنے سے ساقط نہیں ہوتی اسی طرح یہ حد بھی تائب ہونے سے دُور نہیں ہوتی ۔ اور علماء اور مفتیان وقت پر لازم ہے کہ بمجرد مسموع ہونے ایسے امر کے اُس کے کفر اور ارتداد کے فتوے دینے میں تردد نہ کریں ۔ ورنہ زمرۂ مرتدین میں یہ بھی داخل ہوں گے کیونکہ صیانت انبیاء کے طعن اور نقص سے ہر فرد مکلف پر بلحاظ ضروریات دین سے ہے اسی واسطے علماء اور شہر اندلس نے ابن حاتم

کو جو ذی علم اور ہم جلیس مفتی وقت کا تھا بمجرد اطلاق کرنے لفظ یتیم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حکام وقت سے قتل کروا ڈالا اور عوام اہل اسلام پر لازم ہے کہ بمجرد وقوع ایسے مفسدہ کے مدعی اور گواہ ہو کر حکام سے سزا یابی اس کے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں اور اُس کے نزدیک جانے سے لوگوں کو باز رکھیں یعنی ملاقات اور صحبت اُس کے کو زہر قاتل سے بدتر تصور کریں ورنہ بموجب آیت وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اور آیت تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُوْنَ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُوْنَ۔ زمرہ مرتدین میں داخل ہوگا۔ اور یہی حکم اُس شخص کا ہے جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر علم غیب کا افترا لگائے جیسے بعض اہل بدعت برائے نام مقلد کہلا کر کلمات کفریہ کو مذہب حنفی قرار دیتے ہیں دراصل یہ لوگ بھی مثل غیر مقلدین کی اہلسنت جماعت سے خارج ہیں۔

سوال: اہل قبلہ کو کافر کہنا ہرگز شرعاً درست نہیں پس تم ان لوگوں کو کافر اور مرتد کیوں کہتے ہو۔

جواب: البتہ اہل قبلہ کی تکفیر بلا صدور کلمہ کفر منع ہے۔ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں۔ ان المراد بعدم تکفیر اہل القبلۃ انہ لا یکفر ما لم یوجد شیٔ من امارات الکفر انتہیٰ صاحب مواقف بعد نقل اقوال فرقہائے ضالہ کی تکفیر اُن کی اہلسنت جماعت سے صاف صاف نقل کرتا ہے۔ حیث قال ناقلا عن بعض المعتزلۃ الناس قادرون علی مثل القرآن ولا دلالۃ فی القرآن علی حلال وحرام وللعالم الہان قدیمٌ

ومحدث هو المسيح واليهود والنصارى وباقي الكفرة يصيرون ترابا لا
يدخلون نارًا وعن بعض الشيعة الله تعالىٰ جسم في صورة الانسان
بل رجل من نور والائمة وابو طالب نبي ولا جنة ولا نارًا وعن
بعض الخوارج كفر عليٌّ بالتحكيم وابن ملجم محق في قتله انتهى ملخصًا۔
یعنی بعضے معتزلہ کہتے ہیں کہ قرآن کی مانند اور کلام لوگ بنا سکتے ہیں اور قرآن
میں کسی چیز کی حلال حرام ہونے کا ذکر نہیں اور خدا دو ہیں اور کوئی کافر دوزخ
میں نہیں جائے گا خاک ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کا جسم ہے مثل آدمی کی اور
جتنے امام اہل بیت کے گذرے ہیں سب پیغمبر ہیں اور ابوطالب بھی پیغمبر ہے
اور خارجی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ معاذ اللہ کافر ہیں اور ابن ملجم قاتل اُن
کا حق پر تھا۔ خیال کرنے کا مقام ہے کہ کوئی اہل اسلام کہہ سکتا ہے کہ
فرقہائے مذکورہ جو اہل قبلہ کہلاتے ہیں کہ یہ مرتد اور کافر نہیں۔ اسی واسطے
صاحب مواقف نے اخیر میں لکھا لا یکفر احد من اهل القبلة الا بما
فيه نفي الصانع او شريك او انكار النبوة او انكار ما علم مجيئه صلى الله
عليه وسلم به ضرورة او انكار المجمع عليه انتهى ملخصًا۔ باقی تحقیق
بطور بسط اس مسئلہ کے بیچ رسالہ اس عاجز کے جو مولوی رشید احمد صاحب
گنگوہیؒ کے جواب میں لکھا ہے موجود ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ
مرزا غلام احمد قادیانی کے کافر ہونے میں شک نہ کرنا چاہیے۔ قال اللہ
تعالیٰ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ
الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّبِيّٖنَ وَ
اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ
وَالسَّآئِلِيْنَ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ لِعَهْدِهِمْ

اِذَا عَاهَدُوْا وَ الصَّابِرِیْنَ فِی الْبَاْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۵ جیسا کہ شاہ عبد العزیز صاحب رح نے زید بن رفیع سے نقل کیا ہے کہ ایشانرا کسے از حال خوارج پرسید کہ در تکفیر ایشان چہ میگوئید ایشان از اصحاب قبلہ اند و نماز و روزہ بطریق اسلام بعمل مے آرند زید بن رفیع گفت کہ بر استقبال قبلہ و نماز روزہ فریفتہ نشوید نشنیدہ اید کہ خدائے تعالیٰ چہ فرمودہ است لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا تا آخر آیت پس ہر کہ ایمان خود را بایں چیزہا درست کرد مومن است و ہر کہ بیکے ازینہا منکر شد کافر است۔ انتہیٰ

سوال : اگر غیر مقلدین کہیں کہ ہمارا عمل در آمد بموجب اسی آیت کے ہے۔

جواب : اگرچہ تم لوگ اپنے زعم میں مثل خوارج وغیرہ فرقہائے باطلہ کے اپنے آپ کو عامل قرآن سمجھتے ہو لیکن جب تم بموجب تحقیق اہل سنت جماعت کی مثل خوارج کے در پردہ منکر قرآن ہوئے پس مسلمان جاننا ہمارا تم کو گویا اپنے مشرک ہونے پر اقرار کرنا ہے پس بنا بر تحقیقات صدر اخراج کرنا ان کا مساجد سے لازم ہے، لقولہ تعالیٰ مَا کَانَ لِلْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسَاجِدَ اللّٰہِ الاٰیۃ۔ قال الرازی ناقلا عن الواحدی دلّت ھذہ الاٰیۃ علی ان الکفار ممنوعون من عمارۃ مسجد من مساجد اللّٰہ و فی البیضاوی عمارۃ المسجد العبادۃ والذکر و درس العلم۔ یعنی کفار کو واسطے عبادت کے بھی مسجد میں داخل ہونا درست نہیں اور نیز بر تقدیر ارتداد حق تولیت مساجد کا بعد ارتداد کے باقی نہیں رہتا ہے۔ قال فی الوقایۃ ویزول ملک المرتد عن مال موقوفا فان

اسلم عادا انتھیٰ۔

سوال : بعض غیر مقلد امور مذکورہ استفتا سے اپنی بریت ظاہر کرتے ہیں۔

جواب : اگرچہ بعض غیر مقلد بظاہر کلمات مذکورہ سے بریت اپنی بیان کرتے ہیں لیکن چونکہ موالات اور معاونت اُن کی مدنظر رکھتے ہیں مثلاً اگر کوئی مقدمہ غیر مقلدین کا ساتھ اہلسنت کے ہندوستان ، بنگالہ یا پنجاب وغیرہ میں واقع ہو چندہ جمع ہوکر روانہ ہوتا ہے اور بذریعہ خطوط تحریری مدد پہنچتی ہے پس یہ لوگ بھی بموجب آیت وَمَنْ یَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اُسی فریق میں داخل ہوئے اگرچہ ایسے اشخاص کی نسبت ہم فتویٰ صراحتہً کفر اور ارتداد کا نہیں دے سکتے لیکن اخراج ان کا بھی مساجد سے ضرور ہے کیونکہ خلط ملط ہونے ان کے سے عقائد عوام کے بگڑ کر اہلسنت کو سخت صدمہ پہنچتا ہے اور اخراج ان کا داخل ظلم نہیں یہ عین عدل ہے پس نکالنے والا داخل وعید آیت وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰی فِیْ خَرَابِهَا میں داخل نہیں کیونکہ مراد اس آیت سے یہ ہے کہ جو شخص اہل حق کو مسجد میں عبادت نہ کرنے دے اور مسجد کے ویران کرنے میں ساعی ہو جیسا کہ مشرکین مکہ نے حضرتؐ کو مکہ سے روکا اور نصاریٰ نے بیت المقدس کو فتح کرکے ویران کیا۔ وفی البیضاوی عام لکل من خرب مسجد او سعیٰ فی تعطیل مکان للصلوٰۃ وان نزل فی الروم لما غزوہ بیت المقدس وخربوہ وقتلوا اہلہ او المشرکین لما منعوا رسول اللّٰہؐ ان یدخل المسجد الحرام عام الحدیبیۃ انتھیٰ۔ اور یہ مراد نہیں کہ کسی کو مسجد سے نکالنا درست

نہیں اگرچہ اس کے آنے سے ایذا اور فتنہ متوقع ہو ورنہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم لہسن پیاز کھانے والے کو مسجد سے اور سیدنا امیر المومنین عمرؓ عجوزہ مجذومہ کو طواف مکہ سے مانع نہ آتے اور سیدنا امیر المومنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہٗ اعظم بے علم کو مسجد سے نہ نکالتے۔ عن ابن عمر ان النبیؐ قال فی خیبر اکل من هذاه الشجرة یعنی الثوم فلا یقربن مسجدنا رواه البخاری وعن ابی ملیکة ان عمر بن الخطاب مر علی امراة مجذومة تطوف بالبیت قال یا امة اللہ اقعد فی بیتک ولا تؤذی الناس الحدیث رواه محمد فی موطاهٗ ۔

شاہ عبدالعزیز صاحب در تفسیر عزیزی نوشتہ اند کہ مفسر و مجتہد را می باید کہ علم ناسخ و منسوخ دانستہ باشد و بدول این علم ادرا حکم شرع از غیر آں ممتاز و معلوم نمے تواند شد بسا کہ حکم منسوخ را حکم شارع دانستہ فتویٰ خواہد داد و در غلط خواہد افتاد و لہٰذا ابو جعفر نحاس از حضرت امیر المومنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ روایت نمودہ کہ ایشان روزے در مسجد کوفہ داخل شدند دیدند کہ شخصے وعظ میگوید پرسیدند کہ این کیست مردم عرض کردند کہ این واعظ است کہ مردم را از خدا مے ترساند و از گناہان منع میکند فرمودند کہ غرض این شخص آنست کہ خود را انگشت نمائے مردم سازد از وے پرسیدند کہ ناسخ را از منسوخ جدا میداند او گفت کہ این علم خود ندارم فرمودند کہ او را از مسجد برارید انتہی بلفظہ پس جب کہ روکنا مسجد سے بسبب بوئے لہسن اور طواف سے بسبب علت جذام اور نکالنا واعظ کا بسبب عدم امتیاز ناسخ و منسوخ شرعاً درست ہوا تو غیر مقلدوں کو جو جامع امور مذکورہ کے ہیں نکالنا بطریق اولیٰ درست ہوا اور بسبب لحوق اس مرض باطنی کے جو جذام سے بڑھ کر ہے اور مساجد

میں ان کے آنے سے فتنہ اور فساد برپا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ مفسد کو دوست نہیں رکھتا۔ حیث قَالَ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ واللہ اعلم وعلمہ اتم آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین **الراقم محمد ولد مولوی عبد القادر صاحب** مرحوم لدھیانوی حال وارد عظیم آباد) چونکہ ایں مردم بموجب حدیث اتبعوا السواد الاعظم من شذ فی النار خارج اند از فرقہ ناجیہ پس ایں خارجیان را از مساجد ہم خارج باید کرد واللہ اعلم کتبہ العبد الضعیف المسمی بسید اکبر مدرس مدرسہ کوئل متعلقہ عبد الشکور خان متوطن پشاور حال وارد عظیم آباد۔

الراقم محمد حنیف ساکن جلال آباد

من احاب قد صاب
سید شمس الدین

المجیب مطیب للہ ور المجید
ابراہیم عفی عنہ